Regd No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

بدھ ۱۳ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۔ یکم اخاء ۱۳۳۴ھش ۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء ۔ نمبر ۲۳۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"گرمی کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہے"

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"گرمی کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ۲۶ ستمبر کو بعد نماز عصر جب حضور ایدہ اللہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں تشریف لے گئے تھے۔ تو حضور نے وہاں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے مزار مبارک پر دعا کرنے کے علاوہ خاص طور پر حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کے مزار پر بھی دعا فرمائی تھی۔ جن کا انتقال ۶ اگست کو ہوا تھا۔ جبکہ حضور لنڈن میں قیام فرما تھے افسوس ہے کہ کل کے الفضل میں سہواً اس کا ذکر ہونے سے رہ گیا۔ اس غلطی پر ادارہ معذرت خواہ ہے

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ اعصابی بے چینی کا سلسلہ چل رہا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بائیں انتڑی میں بھی درد ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ گھبراہٹ میں خفیف سا افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ اور ٹانگوں میں خون کے دوران کی کمی کی وجہ سے حد ضعف ہے۔ سہارے سے اٹھایا بٹھایا جاتا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔

وفاقی دارالحکومت میں عنقریب مہاجروں کی نئی بستیاں تعمیر کی جائینگی (وزیر اعظم)

مہاجروں کے ۴۳ ہزار کنبے ابھی تک جھونپڑیوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

کراچی ۳۰ ستمبر۔ حکومت نے وفاقی دارالحکومت میں مہاجروں کی نئی بستیاں بنانے کے ایک پروگرام پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ایسے مہاجرین کے لئے مکان بنائے جائینگے جو خود مکان بنانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ کل وزیر اعظم چودھری محمد علی نے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا میں چاہتا ہوں کہ مہاجرین کی آبادکاری کا کام جلد از جلد مکمل ہو جائے گا۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ مہاجر بستیوں کی نئی سکیم کے تحت دو تین سال کے اندر اندر تمام نادار مہاجرین کو آباد کر دیا جائے گا۔ اب تک حکومت ایک لاکھ ستر ہزار مہاجروں کو وہ بستیوں میں آباد کر چکی ہے۔ لیکن پھر بھی وفاقی دارالحکومت اور اس کے قرب و جوار میں مہاجروں کے ۴۳ ہزار خاندان ایسے ہیں جنہیں مکانوں کی ضرورت ہے۔ اور وہ ابھی تک کچی جھونپڑیوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے نئی مہاجر بستیوں کی تعمیر کے سلسلہ میں یہ بھی کہا۔ ممکن ہے کہ اس پروگرام کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک خاص محکمہ یا ادارہ قائم کر دیا جائے جسے وسیع مالی اختیارات بھی حاصل ہوں۔

— نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ الہ آباد یونیورسٹی طلبہ کے ایجی ٹیشن کی وجہ سے ایک ماہ کے لئے بند کر دی گئی ہے۔

چین نے شمالی کوریا سے ۹۰ ہزار فوج واپس بلانے کا فیصلہ کر لیا

وہاں اندازاً چین کی ساڑھے چار لاکھ فوج مقیم ہے

پیکنگ ۳۰ ستمبر۔ پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ شمالی کوریا سے چھ ڈویژن فوج عنقریب واپس بلا لی جائے گی۔ شمالی کوریا سے فوجوں کی واپسی کے متعلق پیکنگ ریڈیو کا یہ دوسرا اعلان تھا۔ چینی فوج کے ایک ڈویژن میں ۱۵ ہزار فوج ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ چین شمالی کوریا سے ابھی ۹۰ ہزار فوج واپس بلائے گا۔ مغربی طاقتوں کے اندازے کے مطابق وہاں چین کی ساڑھے چار لاکھ فوج موجود ہے۔

مراکش میں نئی اصلاحات ضرور نافذ کی جائینگی

جنرل اسمبلی میں فرانسیسی وزیر خارجہ کا اعلان

نیویارک ۳۰ ستمبر۔ فرانس کے وزیر خارجہ موسیو پینے نے کل جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مراکش میں جو نئی اصلاحات نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہیں ضرور عملی جامہ پہنایا جائے گا تاکہ وہاں اہل مراکش کی اپنی حکومت قائم ہو سکے۔ ادھر ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ مراکش کے موجودہ سلطان سدی مولائے محمد بن عرفہ کی تخت سے دستبرداری یقینی ہے ایجنسی نے یہاں تک لکھا ہے۔ کہ غالباً کل ان کے دور حکومت کا آخری دن ہو گا کیونکہ وہ جہاز کے ذریعے انہیں طنجہ کے بین الاقوامی علاقے میں منتقل کیا جائے گا۔ وہ کل یہاں پہنچ گیا ہے۔

ونگ کمانڈر جمال سالم

آج کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۳۰ ستمبر۔ مصر کے نائب وزیر اعظم ونگ کمانڈر جمال سالم مشرقی بنگال کے تین دن کے دورے کے بعد آج کراچی واپس آ رہے ہیں۔ آپ نے وہاں صنعتی اداروں، زراعتی فارموں اور پریس کلب کا معائنہ کیا۔ پریس کلب میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا مصر امن کا حامی ہے جو داخلی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے۔ آپ نے مصر کی داخلی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا زرعی اصلاحات میٹرک تک مفت تعلیم اور پن بجلی کے ایک وسیع منصوبہ کی تکمیل کو موجودہ حکومت کی بڑی بڑی کامیابیوں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ یہودیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا مصر اب اتنا مضبوط ہو گیا ہے کہ وہ اسرائیلی خطرے کا اکیلا ہی مقابلہ کر سکتا ہے

خشکی کے راستہ تجارت میں اضافہ

کراچی ۳۰ ستمبر۔ ۱۹۵۴-۵۵ء کے تجارتی سال میں خشکی کے واسطے ہونے والی تجارت میں اضافہ ہوا ہے۔ سرکاری طور پر جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال گزشتہ سال کے مقابلہ میں خشکی کے راستے ہونے والی تجارت میں ۲½ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا۔ پچھلے سال ۱۱ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے کی تجارت ہوئی تھی۔ جبکہ اس سال ۱۴ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کی تجارت ہوئی۔ اس کے بالمقابل بحری راستوں کے ذریعہ ہونے والی درآمدی تجارت میں کمی ہوئی ہے۔ پچھلے سال ۹ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے کا سامان درآمد ہوا تھا۔ جبکہ ۵۵-۱۹۵۴ء کے تجارتی سال میں صرف چھ کروڑ روپے کا تجارتی سامان منگوایا گیا۔

لاہور شہر کو صاف تر بنانے کی مہم

لاہور ۳۰ ستمبر۔ لاہور کارپوریشن نے شہر کو صاف رکھنے سڑکیں چوڑی کرنے اور سڑکوں پر روشنی کرنے کا بہتر انتظام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ توقع ہے اس بارے میں کوئی مہم شروع کی جائے گی۔

مجلس حسن بیان کا اعلان

تیاوت ربوہ کے زیر انتظام مجلس حسن بیان کا پندرہ روزہ اجلاس یکم اکتوبر کو ہفتہ کے روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہو رہا ہے۔ اس میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس حسب ذیل موضوع پر احباب سے خطاب فرمائیں گے۔
"قرآن مجید کی روشنی میں مذہبی گفتگو کا طریق"

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء

"بارگاہِ خداوندی میں"

جناب غلام محمد صاحب نے جنہوں نے پاکستان کی گورنر جنرلشپ سے بیماری کی وجہ سے دست برداری دے دی ہے۔ اپنے بیان میں فرمایا ہے:۔

"یوم حساب کے موقع پر جب میں بارگاہ خداوندی میں پیش ہونگا تو کمال عاجزی کے ساتھ یہ عرض کر سکوں گا۔ کہ اے بار الٰہ میں نے ایمانداری سے اور اپنی جسمانی قوت کی آخری حد تک اپنے وطن کی خدمت کرنے کی کوشش کی ہے"

یہ الفاظ ایک دیانتدار انسان کے مُنہ سے ہی نکل سکتے ہیں۔ اور ایک مسلمان حاکم ہی کے مُنہ سے زیب بھی دیتے ہیں۔ اسلام کا بنیادی اصول ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد ہے۔ ایک مسلمان ہی یوم الحساب پر بھی ایمان رکھتا اور جزا سزا کو واقعی سمجھ سکتا ہے۔

جناب غلام محمد صاحب بیماری کی وجہ سے پاکستان کے بلند ترین حکومتی عہدہ سے دستبردار ہو رہے ہیں۔ آپ ایک مدت سے بیمار چلے آتے تھے۔ اور بیماری کے دوران میں بھی پاکستان کی خدمت کر رہے تھے۔ اگر آپ چاہتے۔ تو آج سے بہت پہلے الگ ہو جاتے۔ اور اپنی بیماری کا علاج کراتے۔ لیکن مندرجہ بالا الفاظ سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے محض پاکستان کی خدمت کے پیش نظر ہی ایسا نہیں کیا۔ ان الفاظ کے آئینہ میں آپ کی نیک نیتی کی جھلک پائی جاتی ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ آپ نے اپنی گورنر جنرلشپ کے زمانہ میں جو اہم اقدامات کئے۔ وہ بلا تردید صحیح ہیں۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے۔ کہ آپ نے جو اقدامات کئے۔ وہ ایسے حالات میں کئے۔ کہ اگر نہ کئے جاتے۔ تو پاکستان کا تانا بانا بکھر جاتا۔ آپ نے جن حالات میں ناظم الدین وزارت کو برطرف کیا تھا۔ جن لوگوں کو پاکستان کی سیاست کا ذرا بھی علم ہے۔ اور جو ان حالات کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یقیناً آپ کے حوصلہ اور جرأت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ہم یہاں ان حالات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ لیکن خواص و عوام جانتے ہیں۔ کہ اگر بروقت اس وزارت کو ختم نہ کیا جاتا۔ تو تمام پاکستان شاید اس سے بھی زیادہ انتشار و انارکی میں گرفتار ہو جاتا۔ جس میں پہلے ملک کا ایک بڑا حصہ گرفتار ہو چکا تھا۔ یہ بات اس امر سے آسانی سے سمجھ آسکتی ہے۔ کہ جو لوگ پہلے زور شور سے ناظم الدین کی برطرفی کا مطالبہ کرتے تھے۔ اور ان کی وزارت کے یہاں تک شاکی تھے۔ کہ ان کے خلاف جلوس وغیرہ نکالتے تھے۔ اب صرف وہی لوگ مسٹر غلام محمدؒ کے ایسے بر موقع اقدامات پر معترض ہیں۔ چنانچہ آپ کے اقدامات کا سب سے بڑا معترض اسلامی جماعت کا ترجمان روزنامہ "تسنیم" ہے۔

روزنامہ تسنیم نے جمہوریت کے نام پر بہت لے دے کی ہے۔ لکھتا ہے:۔

"مسٹر غلام محمد کا زمانہ اس لحاظ سے ہمیشہ یاد رہے گا۔ کہ اس میں ان دستوری قدروں اور روایات کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ جو کسی جمہوری دستور کی جان ہوتی ہیں"......

"دو واقعات خاص طور پر قابل ذکر ہیں پہلا واقعہ ناظم الدین وزارت کی برطرفی اور دوسرا دستوریہ کی تحلیل سے متعلق ہے۔"

جمہوریت کا دلدادہ یہ اخبار اس جماعت کی نمائندگی اور ترجمانی کرتا ہے۔ جس نے فسادات پنجاب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اور تحقیقاتی عدالت نے جس پر فسادات کی براہِ راست ذمہ داری عاید کی ہے۔ کیا جو کچھ یہ جماعت بظاہر ناظم الدین وزارت کے متعلق اس وقت کر رہی تھی۔ عین جمہوریت کی محبت کی وجہ سے کر رہی تھی؟۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے نزدیک جمہوریت ایک ایسی موم کی ناک ہے۔ کہ وہ تو جس وقت اور جس طرح چاہیں۔ اس کو موڑ لیں۔ خواہ وہ فساد فی الارض ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر کوئی دلیر اور جرأت مند انسان اپنی حکمت سے پورے بیڑے کو غرق ہونے سے بچالے۔ تو اس پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی جائے۔ کہ اس نے ان کی "استادی" کے قواعد کے مطابق عمل نہیں کیا۔ حالات یہ تھے۔ کہ اس سے چند دن ہی پہلے خود ناظم الدین نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو برطرف کر دیا تھا۔ یہ ہم نے صرف ایک اشارہ کیا ہے۔

روزنامہ تسنیم جناب غلام محمدؒ کے اقدامات پر تنقید کرتے ہوئے سیاست کے بڑے بڑے باریک مسائل پر بھی بحث کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے

"یہ طریقے سازشی سیاست میں تو چلتے ہیں۔ لیکن انہیں دستور کے جمہوری تصورات سے دور کا بھی تعلق نہیں۔"

ہم مسٹر غلام محمدؒ کی وکالت نہیں کر رہے۔ لیکن یہ کہنے سے بھی نہیں رہ سکتے۔ کہ مسٹر غلام محمدؒ پر سازشی سیاست کے طریقوں کا الزام لگانا ایک بہت بڑی جسارت ہے۔ آپ کے طریقوں کو آپ خوشی سے اپنے خاص تصور جمہوریت کی بناء پر غیر جمہوری کہہ لیں۔ مگر آپ کی دیانت پر سازشی سیاست کا حملہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو اقتدار کے حصول کے لئے ہر شورش کی کڑاہی میں اپنا پکوڑا بھی تل لینے میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔ اور جب باز پرس ....

ہمیں یقین ہے۔ اور پاکستان کا ہر بہی خواہ یہی یقین رکھتا ہے۔ کہ مسٹر غلام محمدؒ کے اقدامات اگرچہ بعض فوق العادت جمہوری ذہنیتوں کو نہ بھائے ہوں۔ مگر انہوں نے ایک نہایت نازک اور آڑے وقت میں نہایت دانشمندی اور دیانتداری کے ساتھ پاکستان کی خدمت سرانجام دی ہے۔ اور ان کی دیانتداری ان کے پیغام کے ان الفاظ سے واضح ہے۔ جن کو ہم پھر ذیل میں درج کرتے ہیں۔ یہ الفاظ واقعی ایک خدا ترس دیانتدار انسان کی ہی زبان سے نکل سکتے ہیں کہ

"یوم حساب کے موقع پر جب میں بارگاہ خداوندی میں پیش ہوں گا۔ تو کمال عاجزی کے ساتھ یہ عرض کر سکوں گا کہ اے بار الٰہ میں نے ایمانداری اور اپنی جسمانی قوت کی آخری حد تک اپنے وطن کی خدمت کرنے کی کوشش کی ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے متواتر دعائیں کرتے رہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ احباب حضور کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے متواتر دعائیں کرتے رہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ ایک دوسرے کو بھی حضور کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کرتے رہیں۔ تاکہ اس طرح سے دوہرے ثواب کو حاصل کر سکیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور اس کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے جماعت کی تضرعات کو سنا۔ اور حضور کو صحت عطا فرمائی۔ اب حضور کی صحت بفضلہٖ تعالیٰ تدریجاً ترقی کر رہی ہے۔ (پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اے آمدنت باعث آبادی ما

ہے فضلِ خدا ساتھ ترے یوسفِ ثانی
اے ماہ تیرے حسن میں ہے نور الٰہی
تو حسن میں اور حلم میں ہے مثلِ مسیحا
تو نے ہمیں حق جوئی و حق گوئی سکھائی

اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما

عاصی تھے مگر تیری دعاؤں سے ہوئے پاک
مغرب کو صداقت کی ضیا تو نے دکھائی
دی دعوتِ اسلام ہر اک قوم کو تو نے
فرقان کی عظمت بھی دلوں میں ہے بٹھائی

اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما

ہے عہد خلافت ترا اک نعمتِ عظمیٰ
اس عہد نے بخشی ہمیں ہر ایک بڑائی
تو نوحؑ کا ہم عمر ہو اے ابنِ مسیحا
اللہ دکھلائے نہ ہمیں تیری جدائی

اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما

(شیخ عبد الحکیم احمدی شملوی)

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احمدیت کا پیغام

(۲)

رسول کریم کے سوا کسی نبی کو کلمہ نہیں دیا گیا

"حق یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور نبی کا کلمہ نہیں تھا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ سارے نبیوں میں سے صرف آپ کو کلمہ ملا ہے اور کسی نبی کو کلمہ نہیں ملا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کلمہ میں اقرار رسالت کو اقرار توحید کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ اور اقرار توحید ایک دائمی صداقت ہے۔ وہ کبھی مٹ نہیں سکتی۔ چونکہ پہلے نبیوں کی نبوت نے زمانہ نے کسی نہ کسی وقت ختم ہو جانا تھا اسلئے خدا تعالیٰ نے ان میں سے کسی نبی کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر نہیں بیان کیا لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت نے چونکہ قیامت تک چلتے چلے جانا تھا۔ اور آپ کا زمانہ کبھی ختم نہیں ہونا تھا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی رسالت اور آپ کے نام کو کلمۂ توحید کے ساتھ ملا کر بیان کیا تا دنیا کو یہ بتا دے کہ جس طرح لا الٰہ الا اللہ کبھی نہیں مٹے گا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ بھی کبھی نہیں مٹے گا۔ تعجب ہے کہ یہودی نہیں کہتا کہ موسیٰ علیہ السلام عیسائی نہیں کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی کلمہ تھا صابی نہیں کہتا کہ ابراہیم علیہ السلام کا کوئی کلمہ تھا لیکن مسلمان جس کے نبی کی کلمہ خصوصیت تھا۔ جس کے نبی کو اللہ تعالیٰ نے کلمہ سے ممتاز کیا تھا جس کو کلمہ کے ذریعہ سے دوسری قوموں پر فضیلت دی گئی تھی۔ وہ بڑی فراخدلی سے اپنے نبی کی اس فضیلت کو دوسرے نبیوں میں بانٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور جب کہ ان نبیوں کی اپنی امتیں کسی کلمہ کی دعویدار نہیں یہ ان کی طرف سے کلمے بنا کر آپ پیش کر دیتا ہے کہ یہودیوں کا یہ کلمہ تھا اور ابراہیمیوں کا یہ تھا۔ اور عیسائیوں کا یہ کلمہ تھا۔

احمدیت اسلام کا ہی نام ہے

خلاصہ کلام یہ کہ ہر مذہب کے کلمہ کا ہونا ضروری نہیں۔ اگر ضروری ہوتا تب بھی احمدیت کا کوئی نیا کلمہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔ احمدیت صرف اسلام کا نام ہے۔ احمدیت اسی کلمہ پر ایمان رکھتی ہے۔ جس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

احمدیوں کے نزدیک اس مادی جہان کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ جو وحدہ لا شریک ہے۔ جس کی قوتوں اور طاقتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ جو رب ہے الرحمٰن ہے، رحیم ہے مالک یوم الدین ہے۔ اس کے اندر وہ تمام صفات پائی جاتی ہیں۔ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اور وہ ان تمام باتوں سے منزہ ہے جن باتوں سے قرآن کریم نے اسے منزہ قرار دیا ہے اور احمدیوں کے نزدیک محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب قریشی مکی صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے۔ اور سب سے آخری شریعت آپ پر نازل ہوئی۔ آپ عجمی عربی گورے اور کالے تمام اقوام اور تمام نسلوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ آپ کا زمانۂ نبوت ادعائے نبوت سے لے کر اس وقت تک ممتد ہے جب تک کہ دنیا کے پردہ پر کوئی متنفس زندہ ہے آپ کی تعلیم ہر انسان کے لئے واجب العمل ہے۔ اور کوئی انسان ایسا نہیں جس پر حجت تمام ہو گئی ہو اور وہ آپ پر ایمان نہ لایا ہو۔ اور وہ خدائی عذاب کا مستحق نہ ہو۔ ہر ایک شخص جس تک آپ کا نام پہنچا اور جس کے سامنے آپ کی صداقت کے دلائل بیان کئے گئے وہ مکلف ہے آپ پر ایمان لانے کے لئے اور بغیر آپ پر ایمان لائے وہ نجات کا حقدار نہیں اور سچی پاکیزگی محض آپ ہی کے نقش قدم پر چلکر حاصل ہو سکتی ہے۔

احمدیوں کے متعلق بعض شکوک کا ازالہ

ختم نبوت کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ

مذکورہ بالا ناواقف گروہ میں سے بعض لوگ یہ خیال بھی کرتے ہیں کہ احمدی ختم نبوت کے قائل نہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ بھی محض دھوکے اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ جب احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور کلمۂ شہادت پر یقین رکھتے ہیں۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہوں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانیں۔ قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب ع ۵) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی جوان مرد کے باپ نہ تھے نہ آئندہ ہوں گے۔ لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس آیت کا انکار کس طرح کر سکتا ہے۔ پس احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے۔ جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنے جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں ہوتے ہیں اور نہ ان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان اس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور احمدی جماعت خاتم النبیین کے وہ معنے کرتی ہے۔ جو عربی لغت میں عام طور پر متداول ہیں اور جن معنوں کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ تائید کرتے ہیں۔ اور جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ کی عزت بہت بڑھ جاتی ہے اور تمام بنی نوع انسان پر آپ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ پس احمدی ختم نبوت کے منکر نہیں۔ بلکہ ختم نبوت کے ان معنوں کے منکر ہیں۔ جو عام مسلمانوں میں موجودہ زمانے میں غلطی سے رائج ہو گئے ہیں ورنہ ختم نبوت کا انکار تو کفر ہے۔ اور احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور اسلام پر چلنا ہی نجات کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔

انہی ناواقف لوگوں میں سے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی قرآن شریف پر پورا ایمان نہیں رکھتے۔ بلکہ صرف چند سیپاروں کو مانتے ہیں۔ چنانچہ مجھے حال ہی میں کوئٹہ میں درجنوں آدمیوں نے ملکر بتایا کہ ہمیں علماء نے بتایا ہے کہ احمدی سارے قرآن کو نہیں مانتے۔ یہ بھی ایک اتہام ہے جو احمدیت کے دشمنوں نے احمدیت پر لگایا ہے۔ احمدیت قرآن کریم کو ایک نہ تبدیل ہونے والی اور نہ منسوخ ہونے والی کتاب قرار دیتی ہے۔ احمدیت بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کے س تک ہر ایک حرف اور ہر ایک لفظ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھتی اور قابل عمل تسلیم کرتی ہے۔ انہی ناواقف لوگوں میں سے بعض لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی فرشتوں اور شیطان کے قائل نہیں یہ الزام بھی محض اتہام ہے۔ فرشتوں کا ذکر بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور شیطان کا ذکر بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ جن چیزوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ کہ . . . . . .

. . . .

. . . . قرآن کریم پر ایمان کا دعوے کرتے ہوئے، "چیزوں کا انکار احمدیت کر ہی کس طرح سکتی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے فرشتوں پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ بلکہ احمدیت سے جو برکات ہمیں حاصل ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہم فرشتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ فرشتوں کے ساتھ قرآن کریم کی مدد سے تعلق بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور ان سے علوم روحانیہ بھی سیکھے جا سکتے ہیں۔

خود راقم الحروف نے کئی علوم فرشتوں سے سیکھے۔ مجھے ایک دفعہ ایک فرشتہ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر پڑھائی اور اس وقت سے لے کر اس وقت تک سورہ فاتحہ کے اس قدر مطالب مجھ پر کھلے ہیں کہ ان کی حد ہی کوئی نہیں۔ اور میرا دعوے ہے کہ کسی مذہب وملت کا آدمی روحانی علوم میں سے کسی مضمون کے متعلق بھی جو کچھ اپنی ساری کتاب میں سے نکال سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر مضامین خدا تعالیٰ کے فضل سے میں صرف سورہ فاتحہ سے نکال سکتا ہوں مدتوں سے میں دنیا کو یہ چیلنج دے رہا ہوں مگر آج تک کسی نے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت، توحید الٰہی کا ثبوت، رسالت اور اسکی ضرورت، شریعت کاملہ کی علامات اور بنی نوع انسان کے لئے اس کی ضرورت، دعا، تقدیر، حشر نشر، جنت و دوزخ ان تمام مضامین پر سورہ فاتحہ سے ایسی روشنی پڑتی ہے کہ دوسری کتب کے سینکڑوں صفحات بھی اتنی روشنی انسان کو نہیں پہنچاتے پس فرشتوں کے انکار کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ احمدی تو فرشتوں سے فائدہ اٹھانے کا بھی مدعی ہے۔ باقی رہا شیطان سو شیطان تو ایک گندی چیز ہے۔ اس پر ایمان لانے کا سوال ہی کوئی نہیں۔ ہاں اس کے وجود کا علم ہمیں قرآن کریم سے حاصل ہوتا ہے اور ہم اس کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمے یہ کام لگایا ہے۔ کہ ہم شیطان کی طاقت کو توڑیں اور اس کی حکومت کو مٹائیں۔ شیطان کو بھی میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ اور ایک دفعہ تو میں نے اس سے کشتی بھی کی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی مدد سے اور کلمات تعوذ کی برکت سے اس کو شکست بھی دی ہے۔ اور ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ جس کام کے لئے تم مقرر کئے جاؤ گے اس کے رستہ میں شیطان اور اس کی اولاد بہت سی روکیں ڈالے گی۔ تم اس کی روکوں کی پرواہ نہ کرنا اور یہ فقرہ کہتے ہوئے بڑھتے چلے جانا کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ"

(باقی ص [illegible] پر)

جناب بہاء اللہ کے مدعی الوہیت ہونیکا ناقابلِ تردید ثبوت

کیا بہائی زعیم جناب شوقی آفندی بہائی فارم بیعت کا انکار کر سکتے ہیں

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

گزشتہ ماہ کوئٹہ میں میں نے بہائیت کے متعلق پانچ مقالے پڑھے تھے۔ ان مقالہ جات میں جناب بہاء اللہ کے دعوائے الوہیت پر بھی ایک مقالہ تھا۔ اس مقالہ میں میں نے مسلّمہ حوالہ جات سے ثابت کیا تھا۔ کہ جناب بہاء اللہ نے اسی طرح دعوائے الوہیت کیا ہے۔ اور اسی طرح انہیں بہائی لوگ خدا مانتے ہیں جس طرح نصاریٰ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو مدعی الوہیت کہتے۔ اور انہیں خدا مانتے ہیں۔ ان حوالہ جات کے سلسلہ میں بہائیوں کی بیعت کا وہ فارم بھی پیش کیا گیا۔ جو امریکہ میں طلباء سے پُر کرا کر جناب عبدالبہاء کے نام بھجوایا تھا۔ میں نے یہ فارم جناب پروفیسر ای جی براؤن کی کتاب

"Materials for the study of the Babi Religion" سے پیش کیا تھا۔

اس فارم میں طلباء سے یہ لکھوایا جاتا تھا

"اے غصن اعظم (عبدالبہاء) میں عاجزی سے اقرار کرتا ہوں۔ خدائے قادر مطلق کے ایک ہونے کا جو میرا پیدا کرنے والا ہے۔ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ وہ انسانی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس نے اپنا ایک کنبہ قائم کیا۔ اور پھر یقین رکھتا ہوں اس کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے پر اور ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ اس نے اپنی بادشاہت تجھ کو دے دی ہے۔ اے غصن اعظم جو اس کا سب سے پیارا بیٹا اور راز ہے"

جو انتہا واضح ثبوت تھا۔ جس پر بہائیان کوئٹہ کے سکرٹری قریشی محبوب الٰہی صاحب کو مجلس میں بہت پریشانی ہونا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر براؤن ہمارا دشمن ہے۔ ان کی کتاب سے حوالہ پیش کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی دشمن احمدیت کا حوالہ آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ میں نے کہا اول تو پروفیسر براؤن کو دشمن کہہ کر اس حوالہ کو رد کرنا غلط ہے۔ پروفیسر براؤن تو وہ شخصیت ہیں۔ جن کے سوا جناب بہاء اللہ نے کسی مغربی اہل علم سے ملاقات ہی نہیں کی۔ چنانچہ جناب عبدالبہاء کی منظوری کے بعد شائع کیا گیا کہ :-

"سوائے پروفیسر براؤن کی ملاقات کے جنہوں نے ۱۸۹۰ء میں چار مرتبہ آپ سے ملاقات فرمائی۔ اور ہر ملاقات میں ۲۰ یا ۳۰ منٹ تک آپ کے حضور میں رہے۔ آپ نے کسی متعصب مغربی اہل خیال سے ملاقات نہ فرمائی تھی"۔

(بہاء اللہ و عصر جدید اردو صفحہ ۵۶)

اور بہائی لوگ خود پروفیسر براؤن کے حوالہ جات اپنی کتابوں میں دیتے ہیں جن کی مثالیں پیش کی گئیں۔ اس لئے یہ عذر درست نہیں۔ کہ حوالہ پروفیسر براؤن کی کتاب سے پیش کیا گیا ہے۔ دیکھنے والی بات صرف یہ ہے۔ کہ آیا یہ فارم فی الواقعہ بہائیوں کا مرتبہ ہے؟ اور آیا فی الواقعہ امریکہ کے عیسائی طلباء کو بہائی تحریک میں شامل کرتے وقت اسے پُر کرایا جاتا تھا یا نہیں؟ اگر یہ درست ہے کہ ایسا فارم موجود تھا۔ اور اسے پُر کرایا جاتا تھا تو یہ عذر سراسر بے بنیاد ہے۔ کہ یہ حوالہ پروفیسر براؤن کی کتاب سے ماخوذ ہے اگر ہماری کسی تحریر یا حوالہ کو غیر احمدیوں کی کتاب سے نقل کر کے کوئی پیش کرے۔ تو ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ حوالہ غیر احمدی کی کتاب سے پیش کیا گیا ہے۔ اس لئے درست نہیں دیکھا یہ جائیگا کہ واقعی طور پر وہ حوالہ درست ہے یا نہیں۔ اسی طرح اس جگہ بحث صرف یہ ہے کہ آیا یہ فارم امریکی طلباء سے پُر کرایا جاتا تھا۔ اور عبدالبہاء آفندی کو بھجوایا جاتا تھا یا نہیں۔ اس پر محبوب بہائی سکرٹری صاحب نے لاجواب ہو کر اقرار کیا کہ میں اسکے جواب میں بہائیوں کے موجودہ زعیم جناب شوقی آفندی کی طرف سے تحریری تردید شائع کرواؤں گا۔ کہ ایسا کوئی فارم نہیں تھا۔ میں جانتا ہوں کہ بہائی صاحبان نے ہماری مجلس میں یہ اقرار کیا تھا۔ وہ جب ہرگز نہیں کرا سکتے۔ اور جناب شوقی آفندی اس حقیقت کا کبھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ ایسا فارم واقعی تھا۔ تاہم اتمام حجت کے لئے میں ذیل میں فارم کے مکمل انگریزی الفاظ مع ترجمہ درج کرتا ہوں۔ اور میں اخبار کا یہ پرچہ اپنے وسائل کے ذریعہ سے بھی جناب شوقی آفندی کے نام بصیغہ رجسٹری بھیج رہا ہوں۔ اور قریشی محبوب الٰہی صاحب اور دیگر بہائیوں کو بھی دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ یہ پرچہ بھیجکر اپنے وعدہ کے مطابق جس کا انہوں نے بھری مجلس میں اقرار کیا تھا۔ جناب شوقی آفندی سے اس فارم کی تردید کروائیں۔

پروفیسر ای جی براؤن نے اپنی مذکورہ بالا کتاب میں Bahai propaganda in America کے عنوان کے ماتحت چند خطوط شائع کئے ہیں۔ Miss. A. A. H. نے اپنے دوسرے خط میں امریکہ میں بہائی مبلغ مسٹر خیر اللہ کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"The following is a fairly accurate from the letter given to the Students"

کہ ذیل میں اس فارم کی ہو بہو نقل درج کی جاتی ہے۔ جو یہاں طلبہ کو بطور خط لکھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔

اصل فارم کی مکمل انگریزی عبارت

"To the Greatest Branch,

In God's name, the Greatest Branch, I humbly confess the oneness and singleness of the Almighty God, my Creator, and I believe in His appearance in the human form; I believe in His establishing His holy household; in His departure, and that he has delivered His Kingdom to Thee, O Greatest Branch, His dearest son and mystery. I beg that I may be accepted in this glorious Kingdom and that my name may be registered in the 'Book of Believers'. I also beg the blessings of worlds to come and of the present one for myself and for those who are near and dear to me (The individual may ask for anything he likes), for the spiritual gifts which thou seest I may best fitted for any gift or power for which thou seest me to be best fitted.

Most humbly thy Servant,"

یہ فارم پروفیسر براؤن کی کتاب "Material for study of the Babi religion" صفحہ ۱۲۱ پر درج ہے۔ اس فارم کا مکمل اردو ترجمہ یہ ہے۔

"اے غصن اعظم (عبدالبہاء) میں عاجزی سے عاجزانہ اقرار کرتا ہوں۔ خدائے قادر مطلق کے ایک اور یگانہ ہونے کا جو میرا پیدا کرنے والا ہے۔ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ وہ انسانی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس نے اپنا ایک کنبہ قائم کیا۔ اور پھر یقین رکھتا ہوں اس کے دنیا سے رخصت ہو جانے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ اس نے اپنی بادشاہت تجھ کو دے دی ہے۔ اے غصن اعظم جو اس کا سب سے پیارا بیٹا اور راز ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس روحانی بادشاہت میں قبول کیا جائے۔ اور میرا نام بھی ایمانداروں کے رجسٹر میں درج کیا جائے۔ اگلے جہان اور اس دنیا کی برکات کے لئے درخواست کرتا ہوں اپنے لئے اور اپنے قریبی عزیزوں کے لئے آپ مجھے ان روحانی تحفوں اور دیگر طاقتوں کے لائق جن کا مجھے اہل سمجھیں۔۔۔

آپ کا عاجز غلام۔۔۔"

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

بتقریبِ سعید بمراجعت سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

بمع قافلہ از سفر یورپ

(از حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی)

حمد بہر وصف و ثنائے حمید / شکر بہر نعمتے گشتہ پدید

آمدہ سالار بمع قافلہ / طے شدہ ہر منزل و ہر فاصلہ

از پئے دیدار بصد شوقِ دید / آمدہ ایں روز بفرحت چو عید

سیّدنا حضرتِ محمودِ ما / رہبرِ ہر منزلِ مقصودِ ما

آمدہ با صحت و با عافیت / گشت سفر طے چو نکو عاقبت

بود سفر بہرِ علاج و دوا / نیز بہ تبدیلیٔ آب و ہوا

منزلِ یورپ بدوا یافتہ / فضلِ خدا را چو شفا یافتہ

قوّتِ برقی کہ بہ اعصاب بود / ضعفِ او از قلّتِ اسباب بود

کثرتِ محنت کہ بشدّت نمود / شدّتِ او کلفت و زحمت نمود

روز و شبے محنتے بر محنتے / راحت و آرام نہ در ساعتے

گشت مآلِ او بضعفِ شدید / بود مرضِ ضعف نہ چیزے مزید

فکر بہ حاذقاں تشخیص کرد / چیدہ اطبا ہمیں تخصیص کرد

گفت ہمہ کوفتِ محنت شدید / راحت و آرام نہ وقتے رسید

ہست ہمیں باعثِ ضعفِ مزاج / راحت و آرام چو اصلش علاج

شکرِ خدا فضل شدہ چارہ گر / صحتے بخشید بہ فضلِ عمر

رفتنِ او گشت بہ یورپ مفید / ظفر بمفتاحِ سفر خوب دید

سیر و سیاحت بہ ممالک نمود / کم شدہ بیماری و صحت فزود

درسِ ہدایات باہلِ دیار / داد بہر فرصتے چوں نور بار

حلقۂ حضّار چو کرد استماع / درسِ حقائق شدہ با انتفاع

بعضے بہ تصدیق او بیعت نمود / عیسوی الانفاس ز برکت نمود

حکمتِ حق کرد سفر رحمتے / یافتہ بسیار کساں برکتے

عزم اولی العزم کہ سالار بود / مدّتے بر بسترے بیمار بود

آنکہ شد از ضعف و مرض ناتواں / رفت بسامانِ سفر ہم چناں

باز بہمراہیٔ خود قافلہ / جانبِ یورپ بہ چنیں فاصلہ

قافلہ از اہل و عیال و خدم / دوستاں ہم رفتہ بشوقِ اتم

عزم بہ بیں بہرِ سفر ہم طویل / بار بردوش است بطبعِ علیل

بود سفر دور بسے پر خطر / نصرتِ حق لیک نمودہ اثر

گشت خدا قافلہ را خود رفیق / نصرتے فرمود بہر ما یلیق

بود ہمہ قافلہ با انتظام / زیرِ ہدایاتِ امیرِ نظام

گشت سفر ختم بفضلِ وہاب / شکر بصد فوزِ ذہاب و ایاب

آمدہ سالار بہ نیل المرام / نیز ہمہ قافلہ با خیرِ تام

اہلِ وطن سوئے وطن آمدہ / طیرِ چمن سوئے چمن آمدہ

وقت کہ بگذشت بہجر و فراق / ختم شد از دید بصد اشتیاق

ہست دعا ربوہ بمع قادیاں / بہرِ جہاں باد بہ برکت نشاں

عظمتِ شاں دائما تابندہ باد / برکتِ شاں دائما پائندہ باد

سیّدنا حضرتِ فضلِ عمر / مصلحِ اقوامِ جہاں چوں پدر

عمرِ آں با صحت و عافیتے / باد ہمیشہ بہمہ برکتے

بار ہمہ عالمے بردوشِ او / از پئے اصلاحِ جہاں جوشِ او

مصلحِ اقوامِ جہانست ایں / از پئے اسلام نشانست ایں

بعد مسیحا چو مسیح آمدہ / یوسفِ مصری کہ صبیح آمدہ

فخرِ رسل ہست بہ تبلیغِ دیں / وارثِ اوصافِ ہمہ مرسلیں

مظہرِ انوارِ خدا ہست ایں / کاشفِ اسرارِ ہدا ہست ایں

آئینہ روئے محمدؐ شدہ / جلوہ گہِ طلعتِ احمد شدہ

مسلکِ او دعوت و تبلیغِ دیں / عزمِ او با قوّتِ حق الیقیں

شوکتِ اسلام شد از کامِ او / جملہ جہاں منزلِ خدامِ او

نصرتِ خلاق بتائیدِ اوست / عزتِ اسلام بہ تقلیدِ اوست

چشمِ خنک ہست بدیدارِ او / گوش بصد گوہرِ گفتارِ او

چشمِ جہاں بیں کہ بہر سو دوید / دیدہ وے مثلِ او کس را نہ دید

قدسی بہ دعواتِ او امیدوار / ہست امید آنکہ شود کامگار

مقصدِ من ہست بدنیا و دیں / آنچہ عطا یافتہ زو منعمیں

عشقِ خدا حبِّ محبانِ او
خاتمہ بالخیر بہ رضوانِ او

تصحیح: الفضل کے خبر مقدم نمبر میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ (۱) ایڈیٹوریل کے دوسرے کالم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ پر عہد کرنے کے ذکر میں حضور کی عمر غلطی سے ۱۱ برس لکھی گئی ہے۔ اس وقت حضور کی عمر انیس برس تھی۔ (۲) صفحہ ۲ پر چوہدری عبدالواحد صاحب کی نظم میں دوسرے بند کا دوسرا مصرعہ اس طرح صحیح ہے۔ "پتھر سنگ ... سر ہا پھوٹیں" (۳) صفحہ ۱۱ پر مکرم ثاقب صاحب کی نظم میں پہلا قطعہ اس طرح پڑھا جائے:

[illegible]
[illegible]

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام

حضور ایدہ اللہ کیلئے اجتماعی دعاء

(از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

۵ ستمبر بروز منگل مستورات لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ کو حضرت اماں جانؓ کے گھر میں دعا کے لئے جمع کیا گیا۔ بعد نماز عصر حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کو بیت الدعا میں بلایا گیا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دعا کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم سب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بخیریت انگلستان سے واپسی اور حضور کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا کی غرض سے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خیریت سے پہنچائے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق ہزاروں لوگ تمنا کرتے چلے گئے۔ پس میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں یہ موقعہ دیا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قادیان کو دیکھا اور یہ مبارک زمانہ پایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت سے وعدے کئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ :-

"بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا"

اس سفر میں جہاں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت عطا فرمائی۔ وہاں اسی خدا نے یورپ کے لئے دین کا رستہ کھول دیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر کو بابرکت کرے اور یورپ احمدیت اور حقیقی اسلام کی طرف آئے۔ پھر آپ نے صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض واقعات سنانے کے بعد فرمایا کہ۔ آج تیرہ سو سال کے بعد یہ وجود ظاہر ہوا ہے جن کو بتایا گیا تھا کہ ایک ایسا لڑکا ان کے ہوگا جس کو ہماری آنکھوں نے خود دیکھا۔ پس یہ دعاؤں کا وقت ہے آپ سب اپنی طبیعت کو متوجہ کر کے خلیفہ وقت کے لئے درد دل سے دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ خیریت سے اس بابرکت وجود کو اپنے وطن واپس لائے اور حضور کو صحت اور سلامتی سے ہمارے سر پر قائم رکھے۔ آمین

اس کے بعد حضرت بھائی جی نے دعا کرائی۔ بعد دعا مستورات قادیان کی طرف سے پندرہ روپیہ صدقہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پندرہ روپیہ کی رقم مستورات قادیان کی طرف سے قادیان میں حضور کی آمد پر خوشی کرنے کے لئے بھجوائے گئے اور ایک بکرا لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضور کا صدقہ ادا کیا گیا۔

الحمد للہ! کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری تضرعات کو سنا اور صبح ہی کراچی سے بذریعہ تار خوشکن خبر موصول ہوئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت کراچی پہنچ گئے الحمد للہ! اطلاع آنے پر لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے حضور کی خدمت میں خوش آمدید کا تار دے دیا گیا (جلسہ قادیان)

اعلان معافی

مستری غلام نبی صاحب ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ چونکہ اب مستری صاحب نے قضاء کے فیصلہ کی تعمیل کر دی ہے۔ اس لئے انہیں معاف کیا جاتا ہے متعلقہ احباب مطلع رہیں۔ قائمقام ناظر امور عامہ

دعائے نعم البدل

(۱) خاکسار کا بچہ عزیز خالد احمد عمر ایک سال بعارضہ بخار بیمار رہ کر ۲۴ ستمبر کو فوت ہو گیا ہے دوست پسماندگان کیلئے صبر جمیل اور دعائے نعم البدل فرمائیں۔

دوست محمد کلاتھ مرچنٹ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

(۲) عبد العزیز صاحب کارکن جامعۃ المبشرین کا بچہ مورخہ ۲۷-۹-۵۵ کو وفات پا گیا ہے اور دوسرا بچہ بھی کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ اسی طرح وہ خود بھی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبد اللہ خاں راجوری)

---

(۷) چودھری غلام احمد خان صاحب ظہور انسپکٹر بیت المال بعارضہ میعادی بخار بیمار ہیں۔ جملہ احباب سلسلہ ان کی شفایابی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں (قاضی علی محمد از سیالکوٹ)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا

وقف زندگی کا مطالبہ

گذشتہ سے پیوستہ سال کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ دسمبر کو وقف زندگی کے بارہ میں فرمایا :-

"اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے۔ اور خدا نے تم کو اور تم کو ہاں تم کو اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کر دی ہے"

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ! کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں"

"ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون کو اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر و توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آجائے اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے"

"اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا۔ اور اسی غرض کے لئے تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ آؤ! اور خدا کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ"

"آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تخت مسیح نے چھینا ہے۔ تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ صلعم نے خدا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے"

"پس میرے پیچھے چلو میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ خدا کہہ رہا ہے۔ یہ میری آواز نہیں میں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تا تم دنیا میں عزت پاؤ۔ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"

اسی وقف زندگی کی غرض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۶ ستمبر ۱۹۵۵ء کے خطبہ میں جو کراچی میں دیا۔ اس میں مغربی ممالک میں تبلیغ کے لئے وقف کی تحریک فرمائی اور ان نوجوانوں کے لئے برکت کی دعا کی جو اس خدمت کے لئے پہل کر کے آگے آئیں۔

پس نوجوانوں کو اس وقف زندگی کی تحریک پر فوری اپنے آپ کو حضور کے پیش کر کے اپنے لئے زاد راہ بنا لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے صدیوں کے بعد یہ موقعہ جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور نوجوان اپنے آپ کو وقف کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میری چھوٹی ہمشیرہ بعارضہ پیچش شدید بیمار ہے اور حالت خطرناک ہے۔ احباب عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (نور الحق دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں بشارت الرحمٰن دار الصدر غربی ربوہ

(۳) میرے بھائی شیخ سعید احمد صاحب راشید انجنیئر ریلوے کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کلی شفا اور پریشانیوں کے جلد دور ہونے کی دعا کریں۔ اور میرے چھوٹے بھائی شیخ نصیر احمد رشید بھی چند ایک مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کریں۔ نیز احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام پریشانیاں دور کرے اور صحت نصیب ہو۔ آمین۔ (شیخ جمیل احمد رشید)

(۴) میری چھوٹی بہن اور بھائی شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (حمید الدین احمد انور ربوہ)

(۵) قادیان کے ایک مخلص درویش چودھری منظور احمد صاحب چیمہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب شفایابی کے لئے دعا فرمائیں نیز چودھری صاحب کی مالی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد سیالکوٹی دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

(۶) والد محترم ملک امام دین صاحب ولد گلاب دین صاحب ایک عرصہ سے دمہ کی بیماری میں مبتلا ہیں اور کچھ عرصہ سے تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے ملک محمد الٰہی کراچی

پاکستان کی شرکت اسرائیلی عزائم کی روک تھام کا باعث ہو گی

کراچی ۲۹ ستمبر۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ معاہدہ بغداد میں شمولیت سے اسرائیل کی علاقہ گیری کی پالیسی کی روک تھام ہو سکے گی۔ اور مشرق وسطیٰ کے دفاع کو تقویت پہنچے گی۔

ترجمان نے کہا۔ عراق نے یقین دلایا ہے۔ کہ وہ اسرائیل کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے میں عرب ملکوں کا ساتھ دے گا۔ ترکیہ نے بھی اس معاہدہ میں شرکت سے پہلے اعلان کیا تھا کہ وہ ضرورت پڑنے پر اسرائیل کے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کرے گا۔ چنانچہ اسرائیل کے معاملات میں ترکیہ کی دلچسپی بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے۔

ترجمان نے معاہدہ بغداد میں ایران کی شرکت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس امر کا قوی امکان ہے کہ ایران بھی اس معاہدہ میں شامل ہو جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ بغداد کے شرکاء کی مستقل کونسل کے اجلاس کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ لیکن اس بات کے آثار پائے جاتے ہیں کہ یہ اجلاس آئندہ بغداد میں ہو گا۔ جس میں شرکت ممالک کے وزراء خارجہ اپنے دفاعی مشیروں کے ہمراہ یا وزراء دفاع اور خارجہ سے متعلقہ مشیروں کے ہمراہ شرکت کریں گے۔

وزیراعظم کا اظہار تشکر

معاہدہ بغداد میں پاکستان کی شمولیت کے سلسلہ میں وزیراعظم چوہدری محمد علی کو عراق اور ترکیہ کی طرف سے تہنیتی پیغامات موصول ہوئے تھے۔ آپ نے ان کا جواب دیدیا ہے اور دونوں حکومتوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔

چوہدری محمد علی نے وزیراعظم عراق سید نوری السعید کے مراسلہ کے جواب میں لکھا ہے کہ پاکستان کی حکومت اور عوام یہ سمجھتے ہیں۔ کہ معاہدہ بغداد میں پاکستان کی شرکت سے عراق ترکیہ اور پاکستان کے باہمی تعلقات اور پاکستان و مشرق وسطیٰ کے دفاعی انتظامات کو مزید تقویت پہنچے گی۔ وزیراعظم چوہدری محمد علی نے دوسرا خط ترکیہ کے وزیراعظم مسٹر عدنان مینڈریز کے خط کے جواب میں لکھا ہے۔ جس میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

وہ سے آگے بڑھا ہوا ہے اور روس میں اب تک اس سلسلہ میں جو کام ہو چکا ہے۔ وہ برطانیہ کی نسبت بہتر ہے۔ ڈاکٹر بھابھی آجکل برطانیہ کا ایٹمی مرکز دیکھنے کی غرض سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ اس سے پہلے روس کے ایٹمی مرکز کا معائنہ کر چکے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳
احمدیت کا پیغام

تب میں اس جہت کو چلا جس جہت کی طرف جانے کا خدا تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ شیطان اور اس کی اولاد مختلف طرفوں سے مجھے دھمکانے اور ڈرانے کی کوشش کرنے لگی بعض جگہ صرف سر ہی سر سامنے آجاتے تھے اور مجھے ڈرانے کی کوشش کرتے تھے۔ بعض جگہ خالی دھڑ آجاتے تھے بعض جگہ شیطان شیروں اور چیتوں کی شکل بدلکر یا ہاتھیوں کی شکل بدلکر آتا تھا۔ مگر الہٰی حکم کے ماتحت میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور یہی کہتے ہوئے بڑھتا چلا گیا کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" جب کبھی میں یہ فقرہ پڑھتا تھا۔ شیطان اور اس کی اولاد بھاگ جاتی تھی اور میدان صاف ہو جاتا تھا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر ایک نئی شکل اور نئی صورت میں میرے سامنے آتا تھا۔ مگر اس دفعہ بھی یہی حربہ اس کے مٹانے میں کامیاب ہو جاتا تھا۔ حتیٰ کہ منزل مقصود آگئی اور شیطان کلی طور پر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا اسی رویاء کی بناء پر میں اپنی تمام اہم تحریروں پر سر نامہ کے اوپر "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کا فقرہ لکھا کرتا ہوں۔ پس ہم ملائکہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور شیطان کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں

بعض لوگ کہتے ہیں کہ احمدی لوگ معجزات کے منکر ہیں۔ یہ بھی واقعات کے خلاف ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو الگ رہے ہم تو اس بات کے بھی قائل ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اتباع کو بھی اللہ تعالیٰ معجزات عطا فرماتا ہے۔ قرآن کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے بھرا ہوا ہے اور ان کا انکار صرف ایک ازلی اور ابدی اندھا ہی کر سکتا ہے۔

(باقی)

روس ایٹمی میدان میں برطانیہ سے آگے ہے

لندن ۲۸ ستمبر۔ ہندوستان کے مشہور سائنسدان ڈاکٹر بھابھی۔ جے نے یہاں بتایا ظاہر کی ہے کہ ایٹمی تحقیقات کے میدان میں روس برطانیہ

پن بجلی کی سالانہ پیداوار میں چھ گنا اضافہ

مزید بجلی پیدا کرنے کے لئے مختلف طویل المیعاد منصوبے

کراچی ۳۰ ستمبر۔ مصدقہ شمار و اعداد کے مطابق تقسیم برصغیر کے بعد پاکستان میں پن بجلی کی سالانہ پیداوار میں تقریباً چھ گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں یہاں ۱۷ ہزار کلوواٹ پن بجلی پیدا ہوتی تھی اس سال کے شروع میں یہ مقدار ۶۲ ہزار کلوواٹ تک پہنچ چکی ہے۔

اسی طرح جنریٹروں سے پیدا ہونے والی برقی قوت میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں اس بجلی کی پیداوار ۷۷ ہزار کلوواٹ سے کچھ زائد تھی۔ اس سال کے شروع میں اس برقی قوت کی پیداوار ایک لاکھ ۷۰ ہزار کلوواٹ تھی۔

پاکستان میں برقی قوت پیدا کرنے کی مختلف سکیموں پر عمل کیا جا رہا ہے مغربی پاکستان میں وارسک (ایک لاکھ ۷۰ ہزار کلوواٹ) شادیوال ہائیڈل اسٹیشن (ایک لاکھ ۲۰ ہزار کلوواٹ) اور گوجرانوالہ ہائیڈل (ایک لاکھ ۳۰ ہزار کلوواٹ) کی سکیموں پر عمل کیا جا رہا ہے مشرقی پاکستان میں منگلا ہائیڈل سکیم کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ جہاں تین لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔

اس کے علاوہ حکومت پاکستان پن بجلی کی پیداوار کی بعض طویل المیعاد سکیموں پر غور کر رہی ہے۔ مرکزی انجینئرنگ اتھارٹی نے جو پانچ سالہ منصوبہ مرتب کیا تھا وہ بھی مرکزی حکومت کے زیر غور ہے۔ یہ منصوبہ ۱۹۶۰ء تک پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ حکومت نے بعض غیر ملکی ماہرین کو ملک کی روز افزوں برقی ضروریات سے متعلقہ اقدامات کی سفارش کرنے کے لئے پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔ غیر ملکی ماہرین نے اس سلسلہ میں جو سفارشات پیش کی تھیں وہ بھی حکومت کے زیر غور ہیں۔

دفینہ برآمد کر کے لے گئے

حافظ آباد ۳۰ ستمبر۔ گذشتہ روز بھوانی ضلع حصار کے اے۔ ڈی۔ آئی سکولز مسٹر ٹھاکر داس نے اپنے آبائی مکان واقع گلی دھرم شالہ اکال گڑھ سے ساڑھے اکتیس تولہ کے طلائی زیورات برآمد کر لئے۔ ٹھاکر داس اکال گڑھ کے گورنمنٹ ہائی سکول میں استاد تھے اور ۱۹۴۷ء میں ترک وطن کے موقعہ پر یہ زیورات اپنے مکان میں دفن کر گئے تھے۔

"بشر" کا بیان ہے کہ ایک نوجوان بھی موضع رسول نگر ڈسٹرکٹ اکال گڑھ میں اپنے آبائی مکان سے دفینہ برآمد کرنے کی غرض سے یہاں آیا ہوا ہے۔

امریکی گھی کی مفت تقسیم

حافظ آباد ۳۰ ستمبر۔ صوبائی حکومت نے تحصیل حافظ آباد میں مفت تقسیم کے لئے ۱۳۰ ڈبے امریکی گھی مخصوص کیا ہے

متعلقہ حکام اندھے۔ لولے لنگڑے افراد اور یتیموں کی فہرستیں مرتب کر رہے ہیں۔

پاکستانی ٹیم نئی دہلی جائے گی

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گردین کلب لاہور مدھیا چندہا کی ٹورنامنٹ میں حصہ لے گی۔ یہ ٹورنامنٹ یہاں ۱۰ اکتوبر سے شروع ہو رہا ہے، جس میں ۴۸ ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔

آزاد کشمیر کے لئے ۵۰ لاکھ روپیہ

کراچی ۳۰ ستمبر۔ مرکزی حکومت آزاد کشمیر کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے تقریباً پچاس لاکھ روپے کی سرمایہ معاونت دینے کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ حکومت آزاد کشمیر اور مرکزی حکومت پاکستان کے مابین اس سلسلہ میں مذاکرات جاری ہیں اور ایک دو روز تک قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔

بہاء اللہ کے مدعی الوہیت ہونے کا
ناقابل تردید ثبوت

(بقیہ صفحہ ۴)

اس فارم سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ بہائی لوگ درحقیقت بہاء اللہ کو انسانی شکل میں خدا مانتے ہیں۔ ان کے لفظ توحید کے یہی معنے ہیں کہ وہ واحد خدا بہاء اللہ کی شکل میں ظاہر ہوا۔ یہ عقیدہ بعینہٖ عیسائیوں کا وہ عقیدہ ہے جو وہ حضرت مسیح کی الوہیت کے بارے میں رکھتے ہیں۔

یہ تو ایک حوالہ ہے آپ پانچ مقالہ جات میں جو عنقریب مکتبۃ الفرقان ربوہ کی طرف سے چھپ رہے ہیں۔ بہائیت کے متعلق بہت سے حوالہ جات ملاحظہ کر سکیں گے۔

میں الفضل میں یہ نوٹ اس لئے شائع کرا رہا ہوں۔ تاکہ بہائی صاحبان اپنے وعدہ کے موافق جناب شوقی افندی سے فارم کی تردید شائع کروا سکیں۔ بہرحال ہم رجسٹری خط کے ذریعہ جناب شوقی افندی سے خود بھی مطالبہ کریں گے۔ کہ اگر یہ فارم نہیں تھا تو وہ اس کی تردید فرمائیں جیسا کہ ان کے مرید مجلس میں اس کا وعدہ کر چکے ہیں احباب منتظر رہیں کہ اگر ہمیں جناب شوقی افندی کا جواب ملا تو ہم اسے بھی شائع کر دیں گے۔ انشاء اللہ۔

(ہ۳) میں۔ خیال ہے یہ گھی عنقریب مستحق افراد میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

روسی اسلحہ سے لدے ہوئے جہاز مصر روانہ ہو گئے

برطانیہ اس اقدام کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے

قاہرہ ۳۰ ستمبر۔ روس کی طرف سے مصر کو اسلحہ مہیا کرنے کے لئے جو انتظامات کئے گئے ہیں اسرائیل نے اس کے خلاف روس سے احتجاج کیا ہے۔ کل اسرائیل وزیر اعظم موسیو شریٹ نے احتجاجی مراسلہ اسرائیل میں متعین روسی سفیر کو خود دیا۔

امریکہ کو یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے حوالے سے یہ خبریں موصول ہو چکی ہیں کہ روسی اسلحہ سے لدے ہوئے جہاز روسی بندرگاہوں سے مصر روانہ ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے شام کو بھی اسلحہ پیش کرنے کی پیشکش کی ہے۔ قارئین کو یاد ہو گا کہ روس کی طرف سے سعودی عرب کو بھی اسلحہ مہیا کرنے کی پیشکش کی جا چکی ہے۔

ادھر چیکوسلواکیہ کی حکومت نے بھی مصر کو اسلحہ فروخت کرنے کی پیشکش کی ہے۔ چیکوسلواکیہ روئی کے عوض مصر کو اسلحہ دے گا۔ چیکوسلواکیہ کے ساتھ اس سلسلے میں معاہدہ طے کرنے کے لئے ایک مصری فوجی وفد قاہرہ سے چیکوسلواکیہ روانہ ہو گیا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے قاہرہ میں متعین برطانوی سفیر کو ہدایت کی ہے کہ وہ مصری حکومت کو اس امر سے آگاہ کر دے کہ برطانوی حکومت مصر کی طرف سے روسی اسلحہ حاصل کرنے کے اقدام کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

درخواست دعاء

میری بچی فہمیدہ بیگم ایک ماہ سے بعارضہ بخار و پیچش بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ فضل احمد پہریدار

بر مکان حضرت میاں صاحب

مغربی پاکستان اسمبلی کے انتخابات کا طریق کار بدل دیا گیا

دستوریہ میں ایک یونٹ بل کی دوسری خواندگی مکمل ہو گئی

کراچی ۳۰ ستمبر۔ مجلس دستور ساز نے کل رات ایک یونٹ بل کی دوسری خواندگی مکمل کر لی۔ ایوان نے مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی میں مختلف اضلاع اور علاقوں کا کوٹا مقرر کر دیا ہے۔ جو یہ ہوگا۔ پنجاب ۱۲۴۔ سندھ ۵۷۔ سرحد ۲۴۔ قبائلی علاقے ۲۲۔ صوبہ سرحد کی ریاستیں ۹۔ بلوچستان ۸۔ بلوچستان کی ریاستی یونین ۷۔ بہاولپور ۲۳۔ خیرپور ۴۔ اور کراچی ۱۴۔ ایوان نے مسٹر ایم آر کیانی کی یہ ترمیم بھی منظور کر لی کہ سرحد کو ۲۰ کی بجائے ۲۴ نشستیں دی جائیں۔ یہ اضافہ ریاست امب کی علیحدہ نمائندگی کو ختم کر کے کیا گیا ہے۔ عبوری اسمبلی کی ۳۱۰ نشستوں میں ۱۰ خواتین نو غیر مسلم اور ایک اچھوت رکن کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ عبوری اسمبلی کا واحد اچھوت نمائندہ سندھ کے ضلع تھرپارکر سے منتخب کیا جائے گا۔

مجلس دستور ساز نے ایک یونٹ بل کی دوسری خواندگی کے دوران اس بل کی ایک کے سوا تمام دفعات اور ترامیم منظور کر لیں اور دو نئی دفعات کا اضافہ کیا۔ بل کی جو دفعہ منظور نہیں کی گئی وہ اس کے کام کے متعلق بعد میں مقرر کیا جائے گا۔ جو نئی دفعات شامل کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک کراچی کی آئندہ قسمت کے متعلق ہے۔ اور دوسری دفعہ یہ ہے کہ آئندہ دس سال تک وحدت مغربی پاکستان میں پنجاب کی نمائندگی ۴۰ ہزار سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔

مجلس دستور ساز نے کل اس بل کے جدول میں مسٹر عبدالغفار کی ایک ترمیم منظور کرتے ہوئے مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کے لئے ارکان کے طریقہ انتخاب کی تجدید کی ہے اور سرحد و سرحدی ریاستوں کے نمائندوں کی تعداد میں بھی رد و بدل منظور کیا ہے۔ ترمیم کے مطابق پنجاب سندھ اور سرحد سے عبوری اسمبلی کے نمائندے منتخب کرنے کی غرض سے ضلع وار انتخابی ادارے قائم کئے جائیں گے۔ ترمیم کے ذریعے مغربی پاکستان کے مختلف صوبوں اور علاقوں کے لئے نشستیں بھی مقرر کی گئی ہیں۔ انتخابات اکثریت کی بنیاد پر ہونگے۔ وحدت مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی میں سرحد کے نمائندوں کی تعداد ۲۴ کر دی گئی ہے اصل بل میں یہ تعداد ۲۰ تھی۔ ریاست امب کی طرف سے کوئی نمائندہ نہیں بھیجا جائے گا

صوبہ وار تناسب

وحدت مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی میں حسب ذیل صوبہ وار تناسب سے نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔ نشستوں کی کل تعداد ۳۱۰ ہوگی

پنجاب ۱۲۴ (بشمول چار خواتین اور تین غیر مسلم)

سندھ ۵۷ (بشمول دو خواتین دو چھ غیر مسلم) غیر مسلم نمائندوں میں ایک شیڈول کاسٹ نمائندہ بھی شامل ہوگا۔

سرحد ۲۴ (بشمول دو خواتین)

بہاولپور: ۲۳ (بشمول ایک خاتون) ان میں سے ۲ ارکان بہاولپور اور بہاولنگر کے ڈسٹرکٹ بورڈ کے غیر سرکاری ممبر منتخب کریں گے

خیرپور:۔ چار نمائندے ریاستی اسمبلی منتخب کرے گی۔

سرحدی قبائلی علاقے: ۲۲ ممارے نمائندے قبائلی علاقوں کی مجالس اکابر منتخب کریں گی۔

بلوچستان:۔ ۸۔ ان میں سے سات نمائندے مختلف قبائلی مجالس اکابر اور ایک نمائندہ کوئٹہ کی میونسپل کمیٹی اور کنٹونمنٹ بورڈ کے غیر سرکاری ممبر منتخب کریں گے۔

سرحدی ریاستیں:۔ ۹۔ جو مختلف مجالس اکابر منتخب کریں گی

بلوچستان کی ریاستی یونین:۔ سات جو مختلف مجالس اکابر منتخب کریں گی۔

کراچی:۔ ۱۴ (بشمول ایک خاتون و ایک غیر مسلم) جو کراچی کارپوریشن و کنٹونمنٹ بورڈ کراچی کے غیر سرکاری ممبر منتخب کریں گے۔

اس سے پہلے سردار امیر اعظم خان نے یہ تحریک پیش کی تھی کہ اجلاس رات کے گیارہ بجے تک جاری رہنا چاہیئے۔ لیکن بعد میں جب بحث کی رفتار تیز ہو گئی۔ اور دوسری خواندگی پونے چھ بجے شام کے قریب ختم ہو گئی۔ تو سردار امیر اعظم خان نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ بحث کی رفتار میں ترقی کے پیش نظر اجلاس ۹ بجے شب ہی ختم ہو جانا چاہیئے۔ یہ تحریک منظور کر لی گئی۔